

ہندو تہذیب اور مسلمان

از جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب استاد تاریخ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

چند متفرق توہمات | (۱) بعض گھروں میں کنواری لڑکی کا ہونا مبارک نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اور اسی طرح مہرب اور اچار مہرت العمردوست و احباب کے گھر سے یا بازار سے لیکر کھاتے تھے گھر میں تباہ نہیں کرتے تھے۔

(۲) صفر کے مہینے میں تیرہ دن منجوس تصور کئے جاتے تھے۔

(۳) بالعموم منگل اور منچر کے دن منجوس تصور کئے جاتے تھے۔

(۴) سر پر چوٹی رکھنا۔ شاہ ملاریا سالار مسعود غازی یا کسی دوسرے بزرگ کے نام

کی چوٹی بچوں کے سر پر رکھی جاتی تھی۔ یہ عمل بطور منت ہوتا تھا۔ جب وہ مدت

پوری ہو جاتی تھی تو اس بچے کو لیکر اس بزرگ کے مزار پر جاتے تھے اور وہاں وہ چوٹی

ترشوائی جاتی تھی یہ شاہ عالم ثانی نے اپنے بیٹے کے سر پر شاہ خرف الدین

پانی پتی کے نام کی چوٹی رکھی تھی اور اس بچے کو مزار پر بھیج کر وہ چوٹی ترشوائی تھی۔

۱۔ ہفت تماشا۔ ص ۱۲۲ ۲۔ تقویۃ الایمان ص ۷۷ ۳۔ ۷۸ ۴۔ ایضاً ص ۱۷۸

W. CR 50 K. P. 216

ہندوؤں میں مبارک اور منجوس دنوں کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ کتاب الہند جلد دوم

صفحوں ۳۷۷-۳۸۰، ابواب ۷۷ تا ۷۹ ۵۔ نصیحتہ المسلمین (ملمی) ص ۴۳

ہفت تماشا۔ ص ۹۸-۹۹-۱۰۶ ۵۔ برائے تفصیلی حالات ملاحظہ ہو۔

بزرگان پانی پت۔ ص ۳۰ مابعد ۶۔ تقویۃ الایمان۔ ص ۷۵

EAST INDIA GAZETTEER, P. 367.

(۵) بدھی اور سیرری اسی طرح کسی بزرگ کے نام کی بدھی بچوں کے گلے میں اور پیروں میں بیٹریاں پہنائی جاتی تھیں۔ مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کہ ایام طفلی میں میرے بھائیوں کے پیروں میں بیٹریاں پہنائی جاتی تھیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ہر ملازنگہانی امراض سے محفوظ رہیں۔ یہ بیٹریاں بڑے پیر کے نام کی تھیں۔

(۶) جن دنوں چیچک کی وبا پھلتی تھی تو مسلمانوں کے گھروں میں طرح طرح کے ٹونے ٹونکے عمل میں آتے تھے۔ مثلاً ان پھول لے کر گھر میں آتی تھی۔ ان دنوں گوشت نہیں پکتا تھا۔ اس موقع پر باعموم سیتلا دیوی کی پوجا ہوتی تھی۔ مرزا مظہر جان جاناں اس ضمن میں فرماتے ہیں

» در وقت عروض مرض جد ری (چیچک) کہ زبان ہندی سیتلا معرفت
و شہور محسوس کم زنی باشد کہ از دقائقی اس شرک خالی بود و بر سعی از رسوم
اں اقلام تنماید۔

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ یہ ایک صاحب قدرت عورت ہے جس کے اختیار میں بچوں کی موت و حیات ہے۔ اس کا نام ادب سے لیتے تھے بلکہ اُسے ماما (ماں) کہتے تھے۔ اس کی کمی کو روٹھنے سے اور کثرت کو عنایت مادرانہ سے تعبیر کرتے تھے۔ دربانوں اور باغبانوں کے ساتھ بڑی توقیر سے پیش آتے تھے۔ اس خیال سے کہ انھیں چیچک ماما کے حضور میں تقرب حاصل تھا جب تک چیچک بچے پر ”مہربان“ ہوتی اس وقت تک گھر

ملہ مرزا قتیل نے بدھی کی وضاحت یوں کی ہے۔ ڈورے کی طرح ریشم کی بٹی ہوئی چینز ہوتی ہے۔ یہ بازار میں بکتی ہے۔ اسے لوگ خرید کر شاہ مدار کے عرص کے دن بچوں کے گلے میں ڈالتے ہیں۔ ہفت تماشا ص ۸۷
۳۸ تقویۃ الایمان۔ ص ۵۵ نصیحتہ المسلمین۔ ص ۳۴۸ معمولات منہری ص ۳۸

میں سالم مسورا اور گہوں کی روٹی کے علاوہ کوئی دوسری چیز نہیں پکاتے تھے۔
 ان دنوں کی رسموں میں سے ایک بہت ہی دلچسپ رسم کا ذکر ملتا ہے۔ کہا جاتا
 ہے کہ نواب آصف الدولہ کے لڑکے نے چھپک نکل آئیں۔ ہندوستانی رواج کے مطابق
 نواب اور اس کی البیہ نے اپنے ہاتھوں میں بھگے ہوئے چنے لیکر گدھوں کو کھلائے اور اس کے اثر
 سے لڑکے کو چھپک سے نجات حاصل ہو گئی۔

بچوں کے گلے میں ہنسی، تعویذ یا شیر کے ناخن پہنانا دفع بیات کے لئے بچوں
 کے گلے میں تانبے یا چاندی کی ہنسی ڈالی جاتی تھی۔ اسی غرض سے بعض مرتبہ شیر کے
 ناخن دھماکے میں باندھ کر گلے میں ڈالے جاتے تھے۔ اور طرح طرح کی تعویذیں
 بھی پہنائی جاتی تھیں۔ ہندوستانی مسلمانوں میں یہاں کے ہندسی عناصر کا اس حد
 تک غلبہ تھا کہ ہندوستان کے باہر کی تہذیب یا واقعات کا ذکر کرتے وقت انھیں
 اس بات کا خیال تک نہیں رہتا تھا کہ اس قسم کی رسموں کا ان ممالک میں ہونا ناممکن
 ہے۔ حضرت امام قاسم کے ایام طفلی کا ذکر کرتے ہوئے سودا نے اس رسم کا ذکر کیا
 ہے حالانکہ ان کے ملک میں نہ اس زمانے میں اور نہ اس زمانے میں اس قسم کی رسم
 کا وجود تھا۔ یہ خالص ہندوستان کی رسم ہے۔

ہیکل میں ڈالے تھے تیرے لاکھوں طرح کے تعویذ
 بُری گھڑی کچھ کام نہ آدے جو حفاظت کی کچھ چیز
 شیر کے ناخن تک ڈالا جینے کو تجھ ہیکل میں
 موت کی رو بہ سے نہ بچا پر ان کے تو اس جنگل میں

۱۔ ہفت تہا شاہ - ص ۸۶-۸۵۔ نیز حیات شہ (از مرزا حیرت) ص ۱۵۶، تقویم الایمان
 ص ۳۴، سہاگن نام ص ۲۳-۲۴، نصیحتہ المسلمین - ۲۲، ۲۳، ۲۴ - تفصیلی
 احوال محمد شاہ - تا آصف الدولہ (قلبی) ص ۸-۷ - سیتلا دیوی سے متعلق تفصیلی
 معلومات کے لئے ملاحظہ ہو - BUCK. CH: FAITHS, FAIRS AND FEST -
 ۱۶۶ - IVALS: P. 7475 - کلیات سودا - جلد دوم ص ۱۶۶

ابلیس میر حسن علی کا یہ بیان بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ
 دو بچوں کی ولادت کے دن سے انھیں تعویذ گندوں سے مسلح کر دیا جاتا ہے۔ اور
 اگر بے باک سے کوئی اس رسم کا مذاق اڑاتا ہے تو یہ عقائد باطلہ رکھنے والے اس کو ایک
 کافر سے بدتر خیال کرتے ہیں۔ ۱۵

لوگوں کو تعویذ گندوں پر بے حد عقیدہ تھا۔ اور ہر طرح کے امراض اور بلائیں آسانی
 کے دفع کے لئے بھی ان چیزوں کا استعمال کرتے تھے۔ مثلاً تعویذ برائے طفل، تعویذ
 برائے دفع تپ لرزہ، تعویذ برائے دفع حمہ، برائے دفع درجہم، دفع جدائی
 وغیرہ ۱۶

(۷) اختراعی اسماء کے نام کے روزے البیرونی نے ہندوؤں کے مروجہ روزوں
 کے اقسام کا تفصیلی ذکر باب ۷۷ میں کیا ہے۔
 بقول البیرونی ”ہندوؤں کے نزدیک کل روزے نقل اور مستحب ہیں، کوئی
 بھی فرض نہیں ہے۔ روزہ نام ہے کسی شے تک کھانا چھوڑ دینے کا۔ مدت کی مقدار اور
 فعل کی صورت کے لحاظ سے روزہ مختلف قسم کا ہوتا ہے۔“

OBSERVATIONS ETC. II. P. 373, ۱۷

آنند رام غنص نے ہنسی کی
 تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔ ”بطور حلق از طلا سازند و رگلوئے طفل می باشد۔
 ہندی زبان آنرا ہنسی نامند“ میرۃ الاصلاح۔ ص ۱۶۵
 ۱۸ برائے تفصیل ملاحظہ ہو۔ معمولات منہری ص ۸۲-۸۴۔ کاشف الاستار
 (علمی) ص ۳۶۹ الف تا ۴۱۱ ب۔ ہندوؤں کے ہاں جھاڑ پھونک سے
 متعلق اوہام کے لئے ملاحظہ ہو۔

کتاب الہند۔ جلد اول۔ ص ۲۵۷-۲۵۹

مثلاً اوسط درجے کا روزہ وہ ہے جس میں روزے کی شرط پوری ہو جاتی ہے۔ کہ ایک دن مقرر کرے جس میں روزہ رکھا جائے گا۔ روزے سے جس کی خوشنودی کا حاصل کرنا مقصود ہے یا جس کے واسطے روزہ رکھنے کا ارادہ کیا ہے۔ مثلاً اللہ یا کوئی فرشتہ (دیوتا) یا کوئی دوسرا شخص جس کا نام دل میں رکھے۔ پھر روزہ رکھنے والا آگے بڑھے اور روزہ رکھنے کے ایک دن پہلے کھانا دوپہر کے وقت کھائے اور راتوں کو خلال اور مسواک سے صاف کر کے دوسرے دن روزہ کی نیت کرے۔ اور اس وقت سے کھانا ترک کر دے۔ جب روزہ کے دن کی صبح ہو دوبارہ مسواک کرے اور غسل کر کے اس دن کے فرائض ادا کرے۔ اور ہاتھ میں پانی لیکر ”چہار“ طرف پھینکے۔ اور جس کے واسطے روزہ رکھا ہے زبان سے اس کا نام لیتا رہے۔ روزے کے دوسرے دن صبح تک اسی حال میں رہے۔ جب آفتاب طلوع ہو جائے تو افطار کرے۔ ۱۵

اسی طرح روزے کے دنوں کا تعین کیا جاتا تھا۔ اور ہر ماہ کے نصف روشن کا آٹھواں اور گیارہواں دن عموماً روزہ کا دن ہوتا تھا۔ بالاستثنائوں کے ہمنے کے اس لئے کہ یہ ہمنے منحوس مانا جاتا ہے۔ اور اس میں کوئی نیک کام نہیں ہوتا۔ ۱۶

گیارہواں دن بادیوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ شہر تھڑکا راجہ ہوا تو اس کے قبل وہاں کے باشندے ہر ہمنے ایک دن اندر کے نام کا میلہ لگاتے تھے۔ بادیوں نے ان لوگوں کو ترغیب دی کہ اس میلے کو گیارہویں دن منتقل کر دیں تاکہ میلہ اس کے نام پر ہو جائے۔ مقررہ دنوں نے ایسا ہی کیا ۱۷

گمان غالب ہے کہ مسلمانوں نے بھی اس میلے سے متاثر ہو کر حضرت غوث الاعظم کی گیارہویں کے جلسے منعقد کرنے کا اہتمام کیا ہوگا۔

اسی طرح مسلمان عورتوں نے بہت سے مصنوعی روزے کسی خاص تاریخی شخصیت کے نام سے اختراع کر لئے تھے۔ اور اسی طرح ان کو اسلامی رنگ دیدیا تھا۔ ان میں سے ہر ایک کے نام کے روزہ کا دن متعین کر لیا تھا۔ اور اسی مخصوص دن وہ روزہ رکھا جاتا تھا۔ اسی طرح ہر دن کے روزہ کے انظار کے لئے اُنھوں نے مختلف اشیائے نقل و طعام بھی مقرر کر لی تھیں اور اُنھیں سے انظار کیا جاتا تھا۔ ان کا عقیدہ تھا کہ فلاں شخص کے نام کے روزہ رکھنے سے ان کی فلاں مراد بار آور ہو جائے گی۔ ۱۷

(۹) ارواحِ خبیثہ پر اعتقاد | ارواحِ خبیثہ کے اثرات پر عقیدہ رکھنے کا جتنا رواج ہندوستان میں پایا جاتا تھا غالباً دنیا کے کسی دوسرے حصے میں نہیں تھا۔ ۱۸ اہلیہ میر حسن علی کا بیان ہے ”یہاں علما اور جہلاد دونوں بعید از قواعد طبی ارواح کے اثر انداز ہونے پر اتنا عقیدہ رکھتے ہیں کہ اگر کسی کو دورہ پڑ جائے تو ناظرین کو اس بات کا کامل یقین ہو جاتا ہے کہ اس مریض پر کسی ناپاک روح کا اثر ہے“ ۱۹ مزید برآں وہ لکھتی ہیں کہ:

”اگر اچانک کوئی بیمار پڑ جائے اور ڈاکٹر امرائن کی تشخیص میں ناکام رہے تو یہی خیال

۱۷ معمولات - منظری - ص ۳۹، نفیختہ المسلمین کے مصنف نے لکھا ہے کہ ”حاضری حضرت عباس کی، صحنک - حضرت فاطمہ علیہ السلام کی، گیارہویں عبدالقادر جیلانی کی، ملیدہ شاہ مدار کا - سمنی بوعلی قلندر کی، توشہ شاہ عبدالحق کا کرنا اس نیت سے کہ یا حضرت تم ہمارے اہل کام کرو۔ کھانے کا خاص اہتمام کرنا کہ فاتحہ عباس کا صرف شیرمال اور کباب ہی پڑ ہو۔ اور فاتحہ شاہ عبدالحق کا بری حلوسے ہی پڑ ہو، اور تاریخ کی تخصیص صرف ہندوستانیوں نے نکالی ہے۔ اور ہندوؤں کی طرح لینا۔ اور پوتنا۔ کھانے کے ساتھ پانی کا رکھنا اور بھنے تو حق اور انیوں بھی رکھ لیتے ہیں۔“ ص ۲۳، ۲۴، ۲۵

ENCYCLOPAEDIA OF RELIGION AND ETHICS. III, P. 441A Q^۲
OBSERVATIONS ETC., II, P. 372-73

غالب آجاتا ہے کہ مریض پر کوئی جھوٹ پریت پڑھایا ہے۔ ایسی حالت میں شہر کے پاک اور متقی لوگوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مصیبت زدہ کی شفا کے لئے دعا کریں اس کے لئے ان بزرگوں سے تعویذ لکھوائے جاتے ہیں۔ ان تعویذوں کے متعقدین کا کہنا ہے کہ یہ تعویذ نہ صرف ان کے پہننے والوں کو جھوٹ پریت کے حملے سے محفوظ رکھیں بلکہ یہ ان کو اس بات کے لئے بھی مجبور کر دیں گے کہ وہ فی الغور اس آدمی کو آزاد کر دیں۔ سلا

مختصر یہ کہ عورتوں کے عقیدے کے مطابق یہ بات لوگ شیخ سدد وغیرہ سلا اور سات عورتیں خدا کی قدرت سے سب عورتوں کے معاملات بنانے اور بگاڑنے کے مختار ہیں۔ یہ جس پر مہربان ہوں وہ ہمیشہ آرام سے بسر کرتا ہے۔ اور اس کے برعکس اگر ان کا عتاب نازل ہو تو کدت انحر یا رتبہ ہے بلکہ شب و روز غشی کی کیفیت طاری رہتی ہے۔ ان کی مہربانی اور نافرمانی کا دار و مدار ان کی نذر ادا کرنے پر ہے۔ اگر کدت کے بعد یہ کسی عورت کے سر پر آجائیں یعنی اس عورت میں حلول کر جائیں تو عورتیں شام ہی سے صاف سُتھرے مکان میں عمدہ فرش بچھا کر جمع ہو جاتی ہیں اور تمام رات گاتی بجاتی رہتی ہیں۔ اکثر و بیشتر شیخ سدد کی روح عورتوں میں حلول کر جاتی تھی اور اس سے خلاصی کے لئے میٹھک بھہ ہوتی تھی مٹھائیاں تقسیم کی جاتی تھیں۔ اور بکرے کی قربانی کرنا لازمی سمجھا جاتا تھا۔ اور ان کا یہ بھی خیال تھا کہ اس طرح آسیب زدہ کو نجات مل جائیگی۔ سودا نے اپنے خاص شاعرانہ انداز میں ایک میٹھک کا یوں ذکر کیا ہے۔

سلا OBSERVATIONS ETC., II, P. 372-73.

سلا برائے تفصیلی حالات مقاح الموارخ ص ۸۵ ہفت تماشا ص ۹۹ خزینۃ الاصفیاء ص ۳۱

سلا ہفت تماشا ص ۱۷۷

سلا اس موقع پر جرات کو مجلس ہوتی تھی وہ میٹھک کہلاتی تھی۔ اس میں شرط یہ تھی کہ جس عورت کیلئے میٹھک سفردہ ہو وہ خود کو عمدہ لباس میں اور زیور میں آراستہ کرے۔ ہفت تماشا ص ۱۷۷

ضاحک لہی اہلیہ نے جب ڈھول گھر دھرایا : بے وجہ ساری رات ہمسایوں کو جگایا
 بیٹھک میں بیٹھ بڑھے چونڈے کو جب ہلایا تب شیخ سدو اس پر لاسک کھاکے آیا
 بولا کہ کیوں بے ضاحک بکر کوئی تنگیا

ضاحک یہ سن کے بولا تنہی زبان نکالی بے آج کو کہا ہے کل دو گے مجھ کو گالی
 بکر سکی شکل یاں تو نے گوری ہے نہ کالی بی بی کو اور تم کو گھر کر دیا ہے خالی
 بکر ادھ دگی تم کو جن نے کمر سر چڑھایا

میراں یہ سن کے بولے پھر کہیو کیا کہا جی میں اس سوا نہیں کچھ اور حرف جانتا جی
 بکر اگر نہ آیا چھوڑوں گا کب چچا جی گالی تو اک طرف ہے یہ سن رکھو بچا جی
 آگے ہے دھول دھپا میں تم کو کر سنایا

ضاحک نے تب کہا یوں مجھ یاں کب ہیں کوڑے گرے تو گلگلے ہیں اور تیل کے پکوڑے
 بیٹھا کرو جو منہ کو دھیلے کے ہیں گندورے تب شیخ سدو بولا سنتا ہے دھی کے ...

بھینسا ہی لے کے چھوڑوں خاطر میں کیا تو لایا
 دھڑی میں منہ کو میٹھا تنہ کو ہمارے کرنا : دو تیل کے پکوڑے آگے ہمارے دھڑنا
 گاسے اپنے پر نہ دیکھا بھس کا ہمارے بھڑنا بکرانہ لوں نہ بھینسا لوں تجھ سے گرتو ارنا
 تب جانے گا تو بھڑے پیروں کو میں منایا

ان سات افراد کے نام یہ ہیں : شیخ سدو، زین خاں، ننھے خاں، صدر جہاں، چل تن،
 شاہ دریا اور شاہ سکندر اور ان سات عورتوں کے نام : لال پری، سبز پری، سیاہ پری،
 زرد پری، آسمان پری، دریا پری، اور نور پری۔ سلاہ ان میں سے ہر ایک باری باری کسی
 عورت میں حلول کرتے ہیں۔ علاوہ ان میں بعض نسوانی اطوار رکھنے والے مرد بھی ان جودہ

سلاہ برائے حالات ملاحظہ ہو۔ تذکرہ شعرائے اردو۔ (میر حسن دہلوی) ص ۱۰۴۔ سودا نے بڑے

طریق سے میر ضاحک پر کئی سوجیں لکھی ہیں : ملاحظہ ہو۔ کلیات سودا ص ۳۲۲-۳۲۰

سلاہ کلیات سودا۔ ۱/ ص ۱۰۴۔ ۲/ ص ۱۰۵۔ ۳/ ص ۱۰۶۔ ۴/ ص ۱۰۷۔ ۵/ ص ۱۰۸۔ ۶/ ص ۱۰۹۔ ۷/ ص ۱۱۰۔ ۸/ ص ۱۱۱۔ ۹/ ص ۱۱۲۔ ۱۰/ ص ۱۱۳۔ ۱۱/ ص ۱۱۴۔ ۱۲/ ص ۱۱۵۔ ۱۳/ ص ۱۱۶۔ ۱۴/ ص ۱۱۷۔ ۱۵/ ص ۱۱۸۔ ۱۶/ ص ۱۱۹۔ ۱۷/ ص ۱۲۰۔ ۱۸/ ص ۱۲۱۔ ۱۹/ ص ۱۲۲۔ ۲۰/ ص ۱۲۳۔ ۲۱/ ص ۱۲۴۔ ۲۲/ ص ۱۲۵۔ ۲۳/ ص ۱۲۶۔ ۲۴/ ص ۱۲۷۔ ۲۵/ ص ۱۲۸۔ ۲۶/ ص ۱۲۹۔ ۲۷/ ص ۱۳۰۔ ۲۸/ ص ۱۳۱۔ ۲۹/ ص ۱۳۲۔ ۳۰/ ص ۱۳۳۔ ۳۱/ ص ۱۳۴۔ ۳۲/ ص ۱۳۵۔ ۳۳/ ص ۱۳۶۔ ۳۴/ ص ۱۳۷۔ ۳۵/ ص ۱۳۸۔ ۳۶/ ص ۱۳۹۔ ۳۷/ ص ۱۴۰۔ ۳۸/ ص ۱۴۱۔ ۳۹/ ص ۱۴۲۔ ۴۰/ ص ۱۴۳۔ ۴۱/ ص ۱۴۴۔ ۴۲/ ص ۱۴۵۔ ۴۳/ ص ۱۴۶۔ ۴۴/ ص ۱۴۷۔ ۴۵/ ص ۱۴۸۔ ۴۶/ ص ۱۴۹۔ ۴۷/ ص ۱۵۰۔ ۴۸/ ص ۱۵۱۔ ۴۹/ ص ۱۵۲۔ ۵۰/ ص ۱۵۳۔ ۵۱/ ص ۱۵۴۔ ۵۲/ ص ۱۵۵۔ ۵۳/ ص ۱۵۶۔ ۵۴/ ص ۱۵۷۔ ۵۵/ ص ۱۵۸۔ ۵۶/ ص ۱۵۹۔ ۵۷/ ص ۱۶۰۔ ۵۸/ ص ۱۶۱۔ ۵۹/ ص ۱۶۲۔ ۶۰/ ص ۱۶۳۔ ۶۱/ ص ۱۶۴۔ ۶۲/ ص ۱۶۵۔ ۶۳/ ص ۱۶۶۔ ۶۴/ ص ۱۶۷۔ ۶۵/ ص ۱۶۸۔ ۶۶/ ص ۱۶۹۔ ۶۷/ ص ۱۷۰۔ ۶۸/ ص ۱۷۱۔ ۶۹/ ص ۱۷۲۔ ۷۰/ ص ۱۷۳۔ ۷۱/ ص ۱۷۴۔ ۷۲/ ص ۱۷۵۔ ۷۳/ ص ۱۷۶۔ ۷۴/ ص ۱۷۷۔ ۷۵/ ص ۱۷۸۔ ۷۶/ ص ۱۷۹۔ ۷۷/ ص ۱۸۰۔ ۷۸/ ص ۱۸۱۔ ۷۹/ ص ۱۸۲۔ ۸۰/ ص ۱۸۳۔ ۸۱/ ص ۱۸۴۔ ۸۲/ ص ۱۸۵۔ ۸۳/ ص ۱۸۶۔ ۸۴/ ص ۱۸۷۔ ۸۵/ ص ۱۸۸۔ ۸۶/ ص ۱۸۹۔ ۸۷/ ص ۱۹۰۔ ۸۸/ ص ۱۹۱۔ ۸۹/ ص ۱۹۲۔ ۹۰/ ص ۱۹۳۔ ۹۱/ ص ۱۹۴۔ ۹۲/ ص ۱۹۵۔ ۹۳/ ص ۱۹۶۔ ۹۴/ ص ۱۹۷۔ ۹۵/ ص ۱۹۸۔ ۹۶/ ص ۱۹۹۔ ۹۷/ ص ۲۰۰۔ ۹۸/ ص ۲۰۱۔ ۹۹/ ص ۲۰۲۔ ۱۰۰/ ص ۲۰۳۔ ۱۰۱/ ص ۲۰۴۔ ۱۰۲/ ص ۲۰۵۔ ۱۰۳/ ص ۲۰۶۔ ۱۰۴/ ص ۲۰۷۔ ۱۰۵/ ص ۲۰۸۔ ۱۰۶/ ص ۲۰۹۔ ۱۰۷/ ص ۲۱۰۔ ۱۰۸/ ص ۲۱۱۔ ۱۰۹/ ص ۲۱۲۔ ۱۱۰/ ص ۲۱۳۔ ۱۱۱/ ص ۲۱۴۔ ۱۱۲/ ص ۲۱۵۔ ۱۱۳/ ص ۲۱۶۔ ۱۱۴/ ص ۲۱۷۔ ۱۱۵/ ص ۲۱۸۔ ۱۱۶/ ص ۲۱۹۔ ۱۱۷/ ص ۲۲۰۔ ۱۱۸/ ص ۲۲۱۔ ۱۱۹/ ص ۲۲۲۔ ۱۲۰/ ص ۲۲۳۔ ۱۲۱/ ص ۲۲۴۔ ۱۲۲/ ص ۲۲۵۔ ۱۲۳/ ص ۲۲۶۔ ۱۲۴/ ص ۲۲۷۔ ۱۲۵/ ص ۲۲۸۔ ۱۲۶/ ص ۲۲۹۔ ۱۲۷/ ص ۲۳۰۔ ۱۲۸/ ص ۲۳۱۔ ۱۲۹/ ص ۲۳۲۔ ۱۳۰/ ص ۲۳۳۔ ۱۳۱/ ص ۲۳۴۔ ۱۳۲/ ص ۲۳۵۔ ۱۳۳/ ص ۲۳۶۔ ۱۳۴/ ص ۲۳۷۔ ۱۳۵/ ص ۲۳۸۔ ۱۳۶/ ص ۲۳۹۔ ۱۳۷/ ص ۲۴۰۔ ۱۳۸/ ص ۲۴۱۔ ۱۳۹/ ص ۲۴۲۔ ۱۴۰/ ص ۲۴۳۔ ۱۴۱/ ص ۲۴۴۔ ۱۴۲/ ص ۲۴۵۔ ۱۴۳/ ص ۲۴۶۔ ۱۴۴/ ص ۲۴۷۔ ۱۴۵/ ص ۲۴۸۔ ۱۴۶/ ص ۲۴۹۔ ۱۴۷/ ص ۲۵۰۔ ۱۴۸/ ص ۲۵۱۔ ۱۴۹/ ص ۲۵۲۔ ۱۵۰/ ص ۲۵۳۔ ۱۵۱/ ص ۲۵۴۔ ۱۵۲/ ص ۲۵۵۔ ۱۵۳/ ص ۲۵۶۔ ۱۵۴/ ص ۲۵۷۔ ۱۵۵/ ص ۲۵۸۔ ۱۵۶/ ص ۲۵۹۔ ۱۵۷/ ص ۲۶۰۔ ۱۵۸/ ص ۲۶۱۔ ۱۵۹/ ص ۲۶۲۔ ۱۶۰/ ص ۲۶۳۔ ۱۶۱/ ص ۲۶۴۔ ۱۶۲/ ص ۲۶۵۔ ۱۶۳/ ص ۲۶۶۔ ۱۶۴/ ص ۲۶۷۔ ۱۶۵/ ص ۲۶۸۔ ۱۶۶/ ص ۲۶۹۔ ۱۶۷/ ص ۲۷۰۔ ۱۶۸/ ص ۲۷۱۔ ۱۶۹/ ص ۲۷۲۔ ۱۷۰/ ص ۲۷۳۔ ۱۷۱/ ص ۲۷۴۔ ۱۷۲/ ص ۲۷۵۔ ۱۷۳/ ص ۲۷۶۔ ۱۷۴/ ص ۲۷۷۔ ۱۷۵/ ص ۲۷۸۔ ۱۷۶/ ص ۲۷۹۔ ۱۷۷/ ص ۲۸۰۔ ۱۷۸/ ص ۲۸۱۔ ۱۷۹/ ص ۲۸۲۔ ۱۸۰/ ص ۲۸۳۔ ۱۸۱/ ص ۲۸۴۔ ۱۸۲/ ص ۲۸۵۔ ۱۸۳/ ص ۲۸۶۔ ۱۸۴/ ص ۲۸۷۔ ۱۸۵/ ص ۲۸۸۔ ۱۸۶/ ص ۲۸۹۔ ۱۸۷/ ص ۲۹۰۔ ۱۸۸/ ص ۲۹۱۔ ۱۸۹/ ص ۲۹۲۔ ۱۹۰/ ص ۲۹۳۔ ۱۹۱/ ص ۲۹۴۔ ۱۹۲/ ص ۲۹۵۔ ۱۹۳/ ص ۲۹۶۔ ۱۹۴/ ص ۲۹۷۔ ۱۹۵/ ص ۲۹۸۔ ۱۹۶/ ص ۲۹۹۔ ۱۹۷/ ص ۳۰۰۔ ۱۹۸/ ص ۳۰۱۔ ۱۹۹/ ص ۳۰۲۔ ۲۰۰/ ص ۳۰۳۔ ۲۰۱/ ص ۳۰۴۔ ۲۰۲/ ص ۳۰۵۔ ۲۰۳/ ص ۳۰۶۔ ۲۰۴/ ص ۳۰۷۔ ۲۰۵/ ص ۳۰۸۔ ۲۰۶/ ص ۳۰۹۔ ۲۰۷/ ص ۳۱۰۔ ۲۰۸/ ص ۳۱۱۔ ۲۰۹/ ص ۳۱۲۔ ۲۱۰/ ص ۳۱۳۔ ۲۱۱/ ص ۳۱۴۔ ۲۱۲/ ص ۳۱۵۔ ۲۱۳/ ص ۳۱۶۔ ۲۱۴/ ص ۳۱۷۔ ۲۱۵/ ص ۳۱۸۔ ۲۱۶/ ص ۳۱۹۔ ۲۱۷/ ص ۳۲۰۔ ۲۱۸/ ص ۳۲۱۔ ۲۱۹/ ص ۳۲۲۔ ۲۲۰/ ص ۳۲۳۔ ۲۲۱/ ص ۳۲۴۔ ۲۲۲/ ص ۳۲۵۔ ۲۲۳/ ص ۳۲۶۔ ۲۲۴/ ص ۳۲۷۔ ۲۲۵/ ص ۳۲۸۔ ۲۲۶/ ص ۳۲۹۔ ۲۲۷/ ص ۳۳۰۔ ۲۲۸/ ص ۳۳۱۔ ۲۲۹/ ص ۳۳۲۔ ۲۳۰/ ص ۳۳۳۔ ۲۳۱/ ص ۳۳۴۔ ۲۳۲/ ص ۳۳۵۔ ۲۳۳/ ص ۳۳۶۔ ۲۳۴/ ص ۳۳۷۔ ۲۳۵/ ص ۳۳۸۔ ۲۳۶/ ص ۳۳۹۔ ۲۳۷/ ص ۳۴۰۔ ۲۳۸/ ص ۳۴۱۔ ۲۳۹/ ص ۳۴۲۔ ۲۴۰/ ص ۳۴۳۔ ۲۴۱/ ص ۳۴۴۔ ۲۴۲/ ص ۳۴۵۔ ۲۴۳/ ص ۳۴۶۔ ۲۴۴/ ص ۳۴۷۔ ۲۴۵/ ص ۳۴۸۔ ۲۴۶/ ص ۳۴۹۔ ۲۴۷/ ص ۳۵۰۔ ۲۴۸/ ص ۳۵۱۔ ۲۴۹/ ص ۳۵۲۔ ۲۵۰/ ص ۳۵۳۔ ۲۵۱/ ص ۳۵۴۔ ۲۵۲/ ص ۳۵۵۔ ۲۵۳/ ص ۳۵۶۔ ۲۵۴/ ص ۳۵۷۔ ۲۵۵/ ص ۳۵۸۔ ۲۵۶/ ص ۳۵۹۔ ۲۵۷/ ص ۳۶۰۔ ۲۵۸/ ص ۳۶۱۔ ۲۵۹/ ص ۳۶۲۔ ۲۶۰/ ص ۳۶۳۔ ۲۶۱/ ص ۳۶۴۔ ۲۶۲/ ص ۳۶۵۔ ۲۶۳/ ص ۳۶۶۔ ۲۶۴/ ص ۳۶۷۔ ۲۶۵/ ص ۳۶۸۔ ۲۶۶/ ص ۳۶۹۔ ۲۶۷/ ص ۳۷۰۔ ۲۶۸/ ص ۳۷۱۔ ۲۶۹/ ص ۳۷۲۔ ۲۷۰/ ص ۳۷۳۔ ۲۷۱/ ص ۳۷۴۔ ۲۷۲/ ص ۳۷۵۔ ۲۷۳/ ص ۳۷۶۔ ۲۷۴/ ص ۳۷۷۔ ۲۷۵/ ص ۳۷۸۔ ۲۷۶/ ص ۳۷۹۔ ۲۷۷/ ص ۳۸۰۔ ۲۷۸/ ص ۳۸۱۔ ۲۷۹/ ص ۳۸۲۔ ۲۸۰/ ص ۳۸۳۔ ۲۸۱/ ص ۳۸۴۔ ۲۸۲/ ص ۳۸۵۔ ۲۸۳/ ص ۳۸۶۔ ۲۸۴/ ص ۳۸۷۔ ۲۸۵/ ص ۳۸۸۔ ۲۸۶/ ص ۳۸۹۔ ۲۸۷/ ص ۳۹۰۔ ۲۸۸/ ص ۳۹۱۔ ۲۸۹/ ص ۳۹۲۔ ۲۹۰/ ص ۳۹۳۔ ۲۹۱/ ص ۳۹۴۔ ۲۹۲/ ص ۳۹۵۔ ۲۹۳/ ص ۳۹۶۔ ۲۹۴/ ص ۳۹۷۔ ۲۹۵/ ص ۳۹۸۔ ۲۹۶/ ص ۳۹۹۔ ۲۹۷/ ص ۴۰۰۔ ۲۹۸/ ص ۴۰۱۔ ۲۹۹/ ص ۴۰۲۔ ۳۰۰/ ص ۴۰۳۔ ۳۰۱/ ص ۴۰۴۔ ۳۰۲/ ص ۴۰۵۔ ۳۰۳/ ص ۴۰۶۔ ۳۰۴/ ص ۴۰۷۔ ۳۰۵/ ص ۴۰۸۔ ۳۰۶/ ص ۴۰۹۔ ۳۰۷/ ص ۴۱۰۔ ۳۰۸/ ص ۴۱۱۔ ۳۰۹/ ص ۴۱۲۔ ۳۱۰/ ص ۴۱۳۔ ۳۱۱/ ص ۴۱۴۔ ۳۱۲/ ص ۴۱۵۔ ۳۱۳/ ص ۴۱۶۔ ۳۱۴/ ص ۴۱۷۔ ۳۱۵/ ص ۴۱۸۔ ۳۱۶/ ص ۴۱۹۔ ۳۱۷/ ص ۴۲۰۔ ۳۱۸/ ص ۴۲۱۔ ۳۱۹/ ص ۴۲۲۔ ۳۲۰/ ص ۴۲۳۔ ۳۲۱/ ص ۴۲۴۔ ۳۲۲/ ص ۴۲۵۔ ۳۲۳/ ص ۴۲۶۔ ۳۲۴/ ص ۴۲۷۔ ۳۲۵/ ص ۴۲۸۔ ۳۲۶/ ص ۴۲۹۔ ۳۲۷/ ص ۴۳۰۔ ۳۲۸/ ص ۴۳۱۔ ۳۲۹/ ص ۴۳۲۔ ۳۳۰/ ص ۴۳۳۔ ۳۳۱/ ص ۴۳۴۔ ۳۳۲/ ص ۴۳۵۔ ۳۳۳/ ص ۴۳۶۔ ۳۳۴/ ص ۴۳۷۔ ۳۳۵/ ص ۴۳۸۔ ۳۳۶/ ص ۴۳۹۔ ۳۳۷/ ص ۴۴۰۔ ۳۳۸/ ص ۴۴۱۔ ۳۳۹/ ص ۴۴۲۔ ۳۴۰/ ص ۴۴۳۔ ۳۴۱/ ص ۴۴۴۔ ۳۴۲/ ص ۴۴۵۔ ۳۴۳/ ص ۴۴۶۔ ۳۴۴/ ص ۴۴۷۔ ۳۴۵/ ص ۴۴۸۔ ۳۴۶/ ص ۴۴۹۔ ۳۴۷/ ص ۴۵۰۔ ۳۴۸/ ص ۴۵۱۔ ۳۴۹/ ص ۴۵۲۔ ۳۵۰/ ص ۴۵۳۔ ۳۵۱/ ص ۴۵۴۔ ۳۵۲/ ص ۴۵۵۔ ۳۵۳/ ص ۴۵۶۔ ۳۵۴/ ص ۴۵۷۔ ۳۵۵/ ص ۴۵۸۔ ۳۵۶/ ص ۴۵۹۔ ۳۵۷/ ص ۴۶۰۔ ۳۵۸/ ص ۴۶۱۔ ۳۵۹/ ص ۴۶۲۔ ۳۶۰/ ص ۴۶۳۔ ۳۶۱/ ص ۴۶۴۔ ۳۶۲/ ص ۴۶۵۔ ۳۶۳/ ص ۴۶۶۔ ۳۶۴/ ص ۴۶۷۔ ۳۶۵/ ص ۴۶۸۔ ۳۶۶/ ص ۴۶۹۔ ۳۶۷/ ص ۴۷۰۔ ۳۶۸/ ص ۴۷۱۔ ۳۶۹/ ص ۴۷۲۔ ۳۷۰/ ص ۴۷۳۔ ۳۷۱/ ص ۴۷۴۔ ۳۷۲/ ص ۴۷۵۔ ۳۷۳/ ص ۴۷۶۔ ۳۷۴/ ص ۴۷۷۔ ۳۷۵/ ص ۴۷۸۔ ۳۷۶/ ص ۴۷۹۔ ۳۷۷/ ص ۴۸۰۔ ۳۷۸/ ص ۴۸۱۔ ۳۷۹/ ص ۴۸۲۔ ۳۸۰/ ص ۴۸۳۔ ۳۸۱/ ص ۴۸۴۔ ۳۸۲/ ص ۴۸۵۔ ۳۸۳/ ص ۴۸۶۔ ۳۸۴/ ص ۴۸۷۔ ۳۸۵/ ص ۴۸۸۔ ۳۸۶/ ص ۴۸۹۔ ۳۸۷/ ص ۴۹۰۔ ۳۸۸/ ص ۴۹۱۔ ۳۸۹/ ص ۴۹۲۔ ۳۹۰/ ص ۴۹۳۔ ۳۹۱/ ص ۴۹۴۔ ۳۹۲/ ص ۴۹۵۔ ۳۹۳/ ص ۴۹۶۔ ۳۹۴/ ص ۴۹۷۔ ۳۹۵/ ص ۴۹۸۔ ۳۹۶/ ص ۴۹۹۔ ۳۹۷/ ص ۵۰۰۔ ۳۹۸/ ص ۵۰۱۔ ۳۹۹/ ص ۵۰۲۔ ۴۰۰/ ص ۵۰۳۔ ۴۰۱/ ص ۵۰۴۔ ۴۰۲/ ص ۵۰۵۔ ۴۰۳/ ص ۵۰۶۔ ۴۰۴/ ص ۵۰۷۔ ۴۰۵/ ص ۵۰۸۔ ۴۰۶/ ص ۵۰۹۔ ۴۰۷/ ص ۵۱۰۔ ۴۰۸/ ص ۵۱۱۔ ۴۰۹/ ص ۵۱۲۔ ۴۱۰/ ص ۵۱۳۔ ۴۱۱/ ص ۵۱۴۔ ۴۱۲/ ص ۵۱۵۔ ۴۱۳/ ص ۵۱۶۔ ۴۱۴/ ص ۵۱۷۔ ۴۱۵/ ص ۵۱۸۔ ۴۱۶/ ص ۵۱۹۔ ۴۱۷/ ص ۵۲۰۔ ۴۱۸/ ص ۵۲۱۔ ۴۱۹/ ص ۵۲۲۔ ۴۲۰/ ص ۵۲۳۔ ۴۲۱/ ص ۵۲۴۔ ۴۲۲/ ص ۵۲۵۔ ۴۲۳/ ص ۵۲۶۔ ۴۲۴/ ص ۵۲۷۔ ۴۲۵/ ص ۵۲۸۔ ۴۲۶/ ص ۵۲۹۔ ۴۲۷/ ص ۵۳۰۔ ۴۲۸/ ص ۵۳۱۔ ۴۲۹/ ص ۵۳۲۔ ۴۳۰/ ص ۵۳۳۔ ۴۳۱/ ص ۵۳۴۔ ۴۳۲/ ص ۵۳۵۔ ۴۳۳/ ص ۵۳۶۔ ۴۳۴/ ص ۵۳۷۔ ۴۳۵/ ص ۵۳۸۔ ۴۳۶/ ص ۵۳۹۔ ۴۳۷/ ص ۵۴۰۔ ۴۳۸/ ص ۵۴۱۔ ۴۳۹/ ص ۵۴۲۔ ۴۴۰/ ص ۵۴۳۔ ۴۴۱/ ص ۵۴۴۔ ۴۴۲/ ص ۵۴۵۔ ۴۴۳/ ص ۵۴۶۔ ۴۴۴/ ص ۵۴۷۔ ۴۴۵/ ص ۵۴۸۔ ۴۴۶/ ص ۵۴۹۔ ۴۴۷/ ص ۵۵۰۔ ۴۴۸/ ص ۵۵۱۔ ۴۴۹/ ص ۵۵۲۔ ۴۵۰/ ص ۵۵۳۔ ۴۵۱/ ص ۵۵۴۔ ۴۵۲/ ص ۵۵۵۔ ۴۵۳/ ص ۵۵۶۔ ۴۵۴/ ص ۵۵۷۔ ۴۵۵/ ص ۵۵۸۔ ۴۵۶/ ص ۵۵۹۔ ۴۵۷/ ص ۵۶۰۔ ۴۵۸/ ص ۵۶۱۔ ۴۵۹/ ص ۵۶۲۔ ۴۶۰/ ص ۵۶۳۔ ۴۶۱/ ص ۵۶۴۔ ۴۶۲/ ص ۵۶۵۔ ۴۶۳/ ص ۵۶۶۔ ۴۶۴/ ص ۵۶۷۔ ۴۶۵/ ص ۵۶۸۔ ۴۶۶/ ص ۵۶۹۔ ۴۶۷/ ص ۵۷۰۔ ۴۶۸/ ص ۵۷۱۔ ۴۶۹/ ص ۵۷۲۔ ۴۷۰/ ص ۵۷۳۔ ۴۷۱/ ص ۵۷۴۔ ۴۷۲/ ص ۵۷۵۔ ۴۷۳/ ص ۵۷۶۔ ۴۷۴/ ص ۵۷۷۔ ۴۷۵/ ص ۵۷۸۔ ۴۷۶/ ص ۵۷۹۔ ۴۷۷/ ص ۵۸۰۔ ۴۷۸/ ص ۵۸۱۔ ۴۷۹/ ص ۵۸۲۔ ۴۸۰/ ص ۵۸۳۔ ۴۸۱/ ص ۵۸۴۔ ۴۸۲/ ص ۵۸۵۔ ۴۸۳/ ص ۵۸۶۔ ۴۸۴/ ص ۵۸۷۔ ۴۸۵/ ص ۵۸۸۔ ۴۸۶/ ص ۵۸۹۔ ۴۸۷/ ص ۵۹۰۔ ۴۸۸/ ص ۵۹۱۔ ۴۸۹/ ص ۵۹۲۔ ۴۹۰/ ص ۵۹۳۔ ۴۹۱/ ص ۵۹۴۔ ۴۹۲/ ص ۵۹۵۔ ۴۹۳/ ص ۵۹۶۔ ۴۹۴/ ص ۵۹۷۔ ۴۹۵/ ص ۵۹۸۔ ۴۹۶/ ص ۵۹۹۔ ۴۹۷/ ص ۶۰۰۔ ۴۹۸/ ص ۶۰۱۔ ۴۹۹/ ص ۶۰۲۔ ۵۰۰/ ص ۶۰۳۔ ۵۰۱/ ص ۶۰۴۔ ۵۰۲/ ص ۶۰۵۔ ۵۰۳/ ص ۶۰۶۔ ۵۰۴/ ص ۶۰۷۔ ۵۰۵/ ص ۶۰۸۔ ۵۰۶/ ص ۶۰۹۔ ۵۰۷/ ص ۶۱۰۔ ۵۰۸/ ص ۶۱۱۔ ۵۰۹/ ص ۶۱۲۔ ۵۱۰/ ص ۶۱۳۔ ۵۱۱/ ص ۶۱۴۔ ۵۱۲/ ص ۶۱۵۔ ۵۱۳/ ص ۶۱۶۔ ۵۱۴/ ص ۶۱۷۔ ۵۱۵/ ص ۶۱۸۔ ۵۱۶/ ص ۶۱۹۔ ۵۱۷/ ص ۶۲۰۔ ۵۱۸/ ص ۶۲۱۔ ۵۱۹/ ص ۶۲۲۔ ۵۲۰/ ص ۶۲۳۔ ۵۲۱/ ص ۶۲۴۔ ۵۲۲/ ص ۶۲۵۔ ۵۲۳/ ص ۶۲۶۔ ۵۲۴/ ص ۶۲۷۔ ۵۲۵/ ص ۶۲۸۔ ۵۲۶/ ص ۶۲۹۔ ۵۲۷/ ص ۶۳۰۔ ۵۲۸/ ص ۶۳۱۔ ۵۲۹/ ص ۶۳۲۔ ۵۳۰/ ص ۶۳۳۔ ۵۳۱/ ص ۶۳۴۔ ۵۳۲/ ص ۶۳۵۔ ۵۳۳/ ص ۶۳۶۔ ۵۳۴/ ص ۶۳۷۔ ۵۳۵/ ص ۶۳۸۔ ۵۳۶/ ص ۶۳۹۔ ۵۳۷/ ص ۶۴۰۔ ۵۳۸/ ص ۶۴۱۔ ۵۳۹/ ص ۶۴۲۔ ۵۴۰/ ص ۶۴۳۔ ۵۴۱/ ص ۶۴۴۔ ۵۴۲/ ص ۶۴۵۔ ۵۴۳/ ص ۶۴۶۔ ۵۴۴/ ص ۶۴۷۔ ۵۴۵/ ص ۶۴۸۔ ۵۴۶/ ص ۶۴۹۔ ۵۴۷/ ص ۶۵۰۔ ۵۴۸/ ص ۶۵۱۔ ۵۴۹/ ص ۶۵۲۔ ۵۵۰/ ص ۶۵۳۔ ۵۵۱/ ص ۶۵۴۔ ۵۵۲/ ص ۶۵۵۔ ۵۵۳/ ص ۶۵۶۔ ۵۵۴/ ص ۶۵۷۔ ۵۵۵/ ص ۶۵۸۔ ۵۵۶/ ص ۶۵۹۔ ۵۵۷/ ص ۶۶۰۔ ۵۵۸/ ص ۶۶۱۔ ۵۵۹/ ص ۶۶۲۔ ۵۶۰/ ص ۶۶۳۔ ۵۶۱/ ص ۶۶۴۔ ۵۶۲/ ص ۶۶۵۔ ۵۶۳/ ص ۶۶۶۔ ۵۶۴/ ص ۶۶۷۔ ۵۶۵/ ص ۶۶۸۔ ۵۶۶/ ص ۶۶۹۔ ۵۶۷/ ص ۶۷۰۔ ۵۶۸/ ص ۶۷۱۔ ۵۶۹/ ص ۶۷۲۔ ۵۷۰/ ص ۶۷۳۔ ۵۷۱/ ص ۶۷۴۔ ۵۷۲/ ص ۶۷۵۔ ۵۷۳/ ص ۶۷۶۔ ۵۷۴/ ص ۶۷۷۔ ۵۷۵/ ص ۶۷۸۔ ۵۷۶/ ص ۶۷۹۔ ۵۷۷/ ص ۶۸۰۔ ۵۷۸/ ص ۶۸۱۔ ۵۷۹/ ص ۶۸۲۔ ۵۸۰/ ص ۶۸۳۔ ۵۸۱/ ص ۶۸۴۔ ۵۸۲/ ص ۶۸۵۔ ۵۸۳/ ص ۶۸۶۔ ۵۸۴/ ص ۶۸۷۔ ۵۸۵/ ص ۶۸۸۔ ۵۸۶/ ص ۶۸۹۔ ۵۸۷/ ص ۶۹۰۔ ۵۸۸/ ص ۶۹۱۔ ۵۸۹/ ص ۶۹۲۔ ۵۹۰/ ص ۶۹۳۔ ۵۹۱/ ص ۶۹۴۔ ۵۹۲/ ص ۶۹۵۔ ۵۹۳/ ص ۶۹۶۔ ۵۹۴/ ص ۶۹۷۔ ۵۹۵/ ص ۶۹۸۔ ۵۹۶/ ص ۶۹۹۔ ۵۹۷/ ص ۷۰۰۔ ۵۹۸/ ص ۷۰۱۔ ۵۹۹/ ص ۷۰۲۔ ۶۰۰/ ص ۷۰۳۔ ۶۰۱/ ص ۷۰۴۔ ۶۰۲/ ص ۷۰۵۔ ۶۰۳/ ص ۷۰۶۔ ۶۰۴/ ص ۷۰۷۔ ۶۰۵/ ص ۷۰۸۔ ۶۰۶/ ص ۷۰۹۔ ۶۰۷/ ص ۷۱۰۔ ۶۰۸/ ص ۷۱۱۔ ۶۰۹/ ص ۷۱۲۔ ۶۱۰/ ص ۷۱۳۔ ۶۱۱/ ص ۷۱۴۔ ۶۱۲/ ص ۷۱۵۔ ۶۱۳/ ص ۷۱۶۔ ۶۱۴/ ص ۷۱۷۔ ۶۱۵/ ص ۷۱۸۔ ۶۱۶/ ص ۷۱۹۔ ۶۱۷/ ص ۷۲۰۔ ۶۱۸/ ص ۷۲۱۔ ۶۱۹/ ص ۷۲۲۔ ۶۲۰/ ص ۷۲۳۔ ۶۲۱/ ص ۷۲۴۔ ۶۲۲/ ص ۷۲۵۔ ۶۲۳/ ص ۷۲۶۔ ۶۲۴/ ص ۷۲۷۔ ۶۲۵/ ص ۷۲۸۔ ۶۲۶/ ص ۷۲۹۔ ۶۲۷/ ص ۷۳۰۔ ۶۲۸/ ص ۷۳۱۔ ۶۲۹/ ص ۷۳۲۔ ۶۳۰/ ص ۷۳۳۔ ۶۳۱/ ص ۷۳۴۔ ۶۳۲/ ص ۷۳۵۔ ۶۳۳/ ص ۷۳۶۔ ۶۳۴/ ص ۷۳۷۔ ۶۳۵/ ص ۷۳۸۔ ۶۳۶/ ص ۷۳۹۔ ۶۳۷/ ص ۷۴۰۔ ۶۳۸/ ص ۷۴۱۔ ۶۳۹/ ص ۷۴۲۔ ۶۴۰/ ص ۷۴۳۔ ۶۴۱/ ص ۷۴۴۔ ۶۴۲/ ص ۷۴۵۔ ۶۴۳/ ص ۷۴۶۔ ۶۴۴/ ص ۷۴۷۔ ۶۴۵/ ص ۷۴۸۔ ۶۴۶/ ص ۷۴۹۔ ۶۴۷/ ص ۷۵۰۔ ۶۴۸/ ص ۷۵۱۔ ۶۴۹/ ص ۷۵۲۔ ۶۵۰/ ص ۷۵۳۔ ۶۵۱/ ص ۷۵۴۔ ۶۵۲/ ص ۷۵۵۔ ۶۵۳/ ص ۷۵۶۔ ۶۵۴/ ص ۷۵۷۔ ۶۵۵/ ص ۷۵۸۔ ۶۵۶/ ص ۷۵۹۔ ۶۵۷/ ص ۷۶۰۔ ۶۵۸/ ص ۷۶۱۔ ۶۵۹/ ص ۷۶۲۔ ۶۶۰/ ص ۷۶۳۔ ۶۶۱/ ص ۷۶۴۔ ۶۶۲/ ص ۷۶۵۔ ۶۶۳/ ص ۷۶۶۔ ۶۶۴/ ص ۷۶۷۔ ۶۶۵/ ص ۷۶۸۔ ۶۶۶/ ص ۷۶۹۔ ۶۶۷/ ص ۷۷۰۔ ۶۶۸/ ص ۷۷۱۔ ۶۶۹/ ص ۷۷۲۔ ۶۷۰/ ص ۷۷۳۔ ۶۷۱/ ص ۷۷

مرد عورت میں سے کسی نہ کسی کو اپنے میں حلول کریتے ہیں۔ ایسے مرد امیر زادوں میں سے ہی ہوتے ہیں وہ اس دن کے لئے رنگین لباس، زیور اور بچہ رکھتے تھے۔ مردوں میں شاہ دریا اور شاہ سکندر و دسروں سے بلند مرتبہ سمجھے جاتے تھے۔ انہیں نویری شہنشاہ سے بھی کہا جاتا تھا۔ ان کو باہم گے بھائی بتاتے تھے اور پریاں ان کی بہنیں تھیں۔ جو ایک ہی بطن سے تھیں۔ حد یہ تھی کہ یہ عقیدہ عورتوں کے دینے کا انا ناممکن تھا۔
(۱) تغیر دادن :- یہ رسم بھی تھی کہ جس راستے سے جاتے تھے اس راستے سے دوبارہ واپس نہیں آتے تھے۔

باوشاہوں اور حاکموں کا طبقہ یا مخصوص اس توہم کے شکار تھے۔ انہیں مخلص نے اس قاعدہ کی وضاحت یوں کی ہے۔

”یعنی آنت کہ براہی کراہہ شود بآں راہ... نیامد رزت۔ وبراہ دیگر مراجعت باید نمود۔ وایں حرکت را مبارک می دانند۔ چنانچہ ملوک ہندوستان قاعدہ دارند کہ براہی دروازہ... کہ جائے متوجہ می شوند و باز بآں راہ ہنگام مراجعت نمی آیند۔“

(۱۱) پراغی برائے حاجت :- خواہشمند لوگوں کا یہ خیال تھا کہ اگر اپنی مراد باروری کی غرض سے کسی بزرگ کی خدمت میں کچھ نقدی۔۔۔۔۔ بلوئند ریش کی جائے۔ تو ان کی دلی مراد پوری ہو جائے گی۔ اس رسم کو ”پراغی برائے حاجت دادن“ کہتے تھے۔

(۱۲) قرون وسطیٰ میں اور اس زمانے میں بھی اگر کوئی شخص کسی اہم کام سے کہیں جا رہا ہو اور کوئی دوسرا شخص چھینک دے تو اس کو بد شگونی کی علامت سمجھتے تھے اور اس کام کو ملوثی کہتے تھے۔
(۱۳) کوچہ چیلان (دہلی) محلہ کے کئی دروازے تھے اندر کی جانب ایک کنواں تھا جو

۱۔ ہفت تماشا ص ۱۷۷۔ نیزلاحظہ ہو۔ دریاۓ لطافت (۱۔ ت) ص ۶۲، ۶۱، ۶۰

ملفوظات شاہ عبدالعزیز دہلوی ص ۴۵، نصیحتۃ المساکین ص ۲۷، ۲۸

۲۔ ہفت تماشا ص ۱۷۷، نصیحتۃ المساکین ص ۳۳

۳۔ راۃ الاسطلاح ص ۶۳ ب ۱۷۸ ایضاً ص ۲۸ ب

۴۔ کتاب الحداد ص ۲۲۲

بریوں کے کنویں کے نام سے مشہور تھا۔ شب شہادت کو ہزار ہا مسلمان عورتیں اپنی مرادیں پوری کرنے کے لئے اس میں دوڑ پڑیاں ڈال کر تھکیں۔ ایک پھول کی اور دوسری شیرینی کی اور جب کسی کی مراد پوری ہو جاتی تھی تو وہ حلوہ کا ایک کوئڈا لاکر یہاں بہت سی عورتوں کو کھلاتی تھی۔ اس رات کو اس کنویں پر ایک جم غفیر ہوتا تھا۔

(۱۲) بچہ کی ولادت سے متعلق بہت سی رسمیں مثلاً چھٹی، چلہ وغیرہ کا غسل کی بنیاد بھی کسی نہ کسی دہم کی بنا پر تھی۔

(۱۵) تل شکری کی رسم نہ صرف عوام میں بلکہ شاہی خاندان تک میں برتی جاتی تھی۔ ایک مرتبہ شکرانہ کے موقع پر بیٹل (مادھوراؤ سندھیہ) نے شاہ عالم بادشاہ کی خدمت میں تل شکری پیش کی۔ بادشاہ نے زنان خانے میں جا کر خود بھی کھائی اور بیگمات کو بھی کھلائی۔ اس پر ایک منہ چڑھی بیگم بھوس "قصور محاف" ہندوستان میں یہ رسم ہے کہ بانڈی غلام یا گھوڑا خریدتے ہیں، تو اسے تل شکری کھلاتے ہیں۔ تاکہ وفادار بن سکے۔ حضور نے بیٹل کی تل شکری کھائی ہے، تو وفاداری بھی برتنا ہوگی۔

(۱۶) جس طرح ہندوؤں میں کسی خوشی کے موقع پر ست نرائن کی کتھا کی جاتی ہے اسی طرح مسلمانوں نے منت کے طور پر سیدہ کی کہانی ماننا شروع کر دی تھی اور بڑی دلچسپ بات یہ ہے کہ ست نرائن کی کتھا اور خباب سیدہ کی کہانی کے بعض اجزاء بالکل یکساں ہیں۔

(۱۷) دربارِ منلیہ میں یہ رسم تھی کہ بادشاہوں کو نذر پیش کرتے وقت اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا تھا کہ رقم جفت نہ ہو بلکہ طاق ہو مثلاً ۵۱، ۱۰۱، وغیرہ۔ یہ رسم ہندوستانی مسلمانوں میں اب بھی شادی بیاہ کے موقع پر برتی جاتی ہے، دولہا کو سلائی میں جو رقم دی جاتی

کے وہ طاق ہوتی ہے۔

۱۷ ہفت قلم (ساتواں قلم) دہلی ۱۸۷۹ء ص ۳۹ ۱۷ شہانہ ام ص ۱۹

۱۷ وقائع عالم شاہی ص ۱۱۲ ۱۷ رجب علی بیگ، حیات اور کارنامے (لاہور)

مسعود رضوی (لکھنؤ ۱۹۷۷ء) ص ۳۶-۳۷

مزاروں پر چھڑیاں پڑھانا | قدیم الایام سے ہندوؤں میں یہ رسم بدستور چلی آرہی ہے کہ وہ لوگ اپنے دیوتاؤں اور دیویوں کے مندروں پر سالانہ میلہ منعقد کرتے ہیں اور بالعموم زائرین اپنے ہاتھوں میں جھنڈیاں لے کر شرکت کے لئے دور دراز مسافت طے کر کے آتے ہیں۔ مسلمانوں نے بھی اس رسم کو دوسری شکل میں اپنا لیا۔ اور انہوں نے مندروں کے بجائے اپنے بزرگوں کے مزاروں پر جھنڈے لے کر جانا شروع کر دیا۔ قرون وسطیٰ میں ان جھنڈوں کو چھڑی یا نیزہ کہتے تھے۔ ہندو مسلمان دونوں ان بزرگوں سے عقیدت رکھتے تھے۔ اور ساتھ ساتھ چھڑیاں لے کر غرض اور میلہ میں شرکت کے لئے جاتے تھے۔ رائے چترمن کا یہ تہادرد دیگر مصنفین نے ان چھڑیوں یا نیزوں جلوسوں کا تفصیلی ذکر کیا ہے جو دہلی سے مختلف جوانب کے لئے روانہ ہوتے تھے۔

چھڑی خواجہ معین الدین چشتی اجمیری | خواجہ معین الدین چشتی (متوفی ۱۲۳۵ھ ہجری) کا مزار اجمیر میں ہے۔ ہندوستان کے ہندو اور مسلمان دونوں ان کی ذات بابرکات سے بے حد عقیدت رکھتے ہیں۔ اور ایام عرس میں دور دور سے مسافرت طے کر کے لاکھوں کی تعداد میں خراج عقیدت پیش کرنے کی غرض سے وہاں جاتے ہیں۔

اٹھارہویں اور انیسویں صدی میں سترھویں جمادی الثانی ۱۱۰۰ھ کو حوض شمسی کے قریب واقع خواجہ قطب الدین، نختیار کاکی کی درگاہ پر یہ درگاہ مہولی میں واقع ہے) اور دوسرے مقامات پر بے شمار زائرین اور تماشہ بین جمع ہوتے تھے۔ نیزے کھڑے کرتے تھے۔ اور اجمیر کے لئے روانہ ہوتے تھے۔

۱۱۰۰ھ ہفت قلزم (ارزشتی گوری شکر) دہلی ۱۸۷۹ء۔ میں ۱۴ جمادی الثانی ۱۱۰۰ھ سے ۲۵۔ یہ غالباً غلطی سے لکھ دیا گیا ہے۔ عرس سترھویں جمادی الثانی کو ہوتا ہے۔ ۱۱۰۰ھ قطب الدین نختیار کاکی کے مزار کے نواح میں سلطان شمس الدین التمش کا تعمیر کردہ حوض جو اس نے قریب ۶۲۷ھ/۱۲۲۹ء میں بنوایا تھا۔ یہ حوض سنگ مرخ کا بنا ہوا تھا۔ مگر اب سب ٹوٹ گیا ہے اور نرانا لالاب ہی رہ گیا ہے۔ برائے تفصیل ملاحظہ ہو۔ آثار الفضا وید (مطبوعہ ۱۹۶۵ء) ص ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ خلاصۃ التواریخ

چھڑی طاہر پیر یا گوگا پیر | ان کا مزار میوات کے علاقے میں کسی پہاڑی پر واقع ہے۔ عرفی ہمنے کے سلوٹوں کے دن بولی بھٹیاری نامی مقام پر نیرے کھڑے کے میوات کی جانب گوگا پہاڑی کے لئے روانہ ہوتے تھے۔

چھڑی غازی میاں یا بالے میاں | عرفی ہمنے کی سترہویں کو غازی میاں کی چھڑیاں کھڑی کی جاتی تھیں۔ اور زائرین بہرائچ کے لئے کوچ کرتے تھے لگہ ان ایام میں ان کی درگاہ پر بڑا مجمع ہوتا تھا۔ اور تین دن تک ان کے آستانے پر لوگ عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ گرد و نواح کے عوام اور خواص اپنی مرادوں کی بار آوری کی غرض سے ان کے مزار پر جا دیریں پڑھتے تھے۔ اور اپنے اس فعل کو عقبی کے لئے سرمایہ سعادت اور دنیوی ترقیوں کا وسیلہ سمجھتے تھے۔ ماقبل غدر یہ چھڑیاں قلعہ علی (دہلی) کے نیچے کھڑی کی جاتی تھیں۔ مگر اب جامع مسجد کے قریب کھڑی کی جانے لگی تھیں اور اسی مقام سے بہرائچ لے جاتے تھے۔ دہلی میں غازی بھڑو بھڑ نامی ایک شخص تھا جو ہر سال غازی میاں کی چھڑیوں کا جلسہ منعقد کیا کرتا تھا اور اس میں صدارت پر صرف ہوتے تھے۔ اس جلسہ کی کیفیت یہ تھی کہ تین دن تک وہ چھڑیاں برابر کھڑی رہتی تھیں اور اپنی دوکان میں جامع مسجد کی ایک نقل رکھ کر اس کے آگے ایک باغ معنوی اور اس میں لگہ اجیری دروازے سے دو میل آگے یہ مشہور

مقام ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ محل بولا خاں پٹھان نے ایک پہاڑی پر بنوایا تھا۔ اور بعض لوگوں کا بیان ہے بولی بھٹیاری نامی کسی ... بزرگ نے تعمیر کروایا تھا۔ غرض کہ اصل نام کو بگاڑ کر بھوری یا بولی یا بھولی بھٹیاری کا محل کر دیا ہے۔ برائے تفصیل دیکھئے۔

واقعات دارالحکومت دہلی ۵۶۱/۲ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - تاریخ چہار گلشن محمد شاہی ص ۶۳ الف
 ۵۶۳ - کہا جاتا ہے کہ سلطان محمود غزنوی کے نواسے تھے۔ بہرائچ میں ہندو سرداروں سے لڑتے ہوئے اپنے ساتھیوں کے سمیت ۱۳۳ھ میں شہید ہوئے۔ اور اسی مقام پر دفن کر دیئے گئے۔ برائے حالات ملاحظہ فرمائیے۔
 خلاصۃ التواریخ ص ۳۴، ہفت تماشا ص ۱۰۴-۱۰۶، خزینۃ الاصفیاء ص ۲۱۶، تاریخ سیدالار
 سعود غازی المزوف غزنو نامہ مسعود، قاموس المشاہیر ص ۲۱۴، تاریخ چہار گلشن
 محمد شاہی ص ۶۳ الف، خلاصۃ التواریخ ص ۳۴، ہفت تماشا ص ۱۰۶،
 ۵۶۴ - ہفت قلم ص ۲۵

فوارہ اور ہزارہ لگاتار تھا اور بہت روشنی کرتا تھا۔ نسبت بختمی تھی۔ جھاڑ فافوس اور قمقمے روشن ہوتے تھے۔ اور طرح طرح کی آتش بازی چھوٹی تھی۔ ہزاروں آدمیوں کا اثر دھام ہوتا تھا۔ عورت مریج ہوتے تھے۔ اور ایک دھچپ منظر ہوتا تھا۔

چھٹری سرور سلطان یا سلطان مخی سرور علی | ہندی مہینہ مارچ کے پہلے سوموار کو سلطان مخی سرور کی چھڑیاں روانہ ہوتی تھیں۔ غالباً شیخ نظام الدین اولیا کی بادی کے سامنے یہ چھڑیاں کھڑی ہوتی تھیں اور زائرین لکھ جنگل کے لئے روانہ ہوتے تھے۔ غدر کے بعد لاہوری دروازے کے باہر کھڑی کی جاتی تھیں۔ اور پھر وہاں سے ملتان کو جاتے تھے۔ یہ بھی ایک اچھا خاصہ میلہ ہوتا تھا اور بہت سے لوگ شریک ہوتے تھے۔ نیز اہل نے لکھا ہے کہ جس طرح نچلے طبقے کے مسلمان نزدیک اور دور سے جھنڈے لے لیکر شاہ مدار کے مزار پر ہر سال جمع ہوتے تھے۔ اسی طرح ہر سال ہر شہر کے باہر سرور کے نیزے بھی اٹھائے جاتے تھے۔ اور پراگھی (سخی سرور کے معتقد پراگھی کہلاتے تھے) ہر جھنڈے کے نیچے ڈھول بجاتے تھے۔ اور اپنے پیر کی مدح و ستائش میں گیت گاتے تھے، وہ خود بھی ناچتے تھے۔ اور دوسروں کو بھی نچاتے تھے۔

۱۵ ہفت قلم ص ۳۴ ————— ۱۶ نام سید احمد اور سلطان مخی سرور یا لکھ داتا کے نام سے مشہور ہیں۔ مضافات ملتان میں ایک موضع کرمی کوٹ میں ولادت ہوئی اور لاہور میں مولوی محمد اسحق لاہوری سے علوم ظاہری کی تکمیل کی اور تھوہ میں اپنے والد کے علاوہ غوث اعظم اور شیخ شہاب الدین سہروردی سے بھی فیوض حاصل کئے۔

بعد ازاں وزیر آبار کے نزدیک موضع سورھہ میں سکونت اختیار کی اور ہدایت خلق میں مشغول ہوئے۔ مابعد مقام دھونگل میں کئی برس رہے اور پھر اپنے وطن ڈیرہ غازی خاں کے قریب شاہ کوٹ چلے گئے۔ آپ کی شہادت ۱۱۸۱ھ میں ہوئی۔ نیز شاہ کوٹ کے قریب ہے۔ آپ کے زیر اثر سیکڑوں ہندو مسلمان ہوئے۔ برائے تفصیل دیکھیے۔ (آب کوثر، مطبوعہ ۱۹۶۸ء) ص ۸۲-۸۳

W. C. ۵۵۵۵ R. P. 132-33

۲۲۸-۲۲۵ ر ص

۱۷ تاریخ چار گلشن محمد شاہی ص ۹۳ الف ۱۵ ہفت قلم ص ۲۵ ۱۸ ہفت تماشا ص ۱۰۳

چھڑی شاہ مدار المعروف ہر شاہ مدار | جمادی الاول میں بارہ پندرہ سترہ چھڑیاں پر پکارتے تھے۔
 اور اسی ماہ کی پندرہویں کو مکین پور پہنچے جاتے تھے۔ اور ان دنوں اسی مقام پر ایک بھاری میلہ
 لگتا تھا۔ یہ میلہ اب بھی لگتا ہے لاکھوں زائرین اور تجار و دور و نزدیک سے وہاں جمع ہوتے تھے۔
 تین دن تک یہ میلہ رہتا تھا۔ مداری فقیر جن کا بدنیں ذکر کیا جائے گا۔ بڑے طمطراق سے
 نقارہ، نور سنگھ اور توری بجاتے ہوئے مع اپنے مریدین کے الگ الگ گروہوں میں وہاں
 پہنچتے تھے۔ ہر ایک گروہ کا اپنا ایک پیشوا ہوتا تھا۔ دوسرے آنے والے قافلے راستے میں پڑاؤ
 کرتے ہوئے سفر طے کرتے تھے۔ میر حسن دہلوی نے اپنا لکھنؤ کا سفر شاہ مدار کے ایک قافلے
 کے ہمراہ کیا تھا۔ لہذا انھوں نے حیشم دید نظر بڑے دلچسپ انداز میں پیش کیا ہے۔
 مکین پور کو چھڑی پتی تھی واں سے اُسٹے ہم ساتھ اس کے اس مکان سے
 یشفق میر۔۔۔ سیف اللہ جو ہیں اور ان کے بھائی نور اللہ جو ہیں،
 یہ دونوں اس سفر کے آشنا ہیں اگرچہ ان دنوں مجھ سے جُدا ہیں
 مدار اس قافلہ کا تھا چھڑی پر چلے ہم وہاں سے چھڑیاں ساتھ لیکر
 زمیں میوات کا اکثر تھا عالم عیاتب مہوشاں تھیں اس میں ناہم

۱۔ بل کے حالات - ملاحظہ ہو۔ مراد داری - از عبد الرحمن چشتی، از کار ابرار ۱۔ ت۔ گلزار ابرار، ص ۴۷

ہفتہ نماشاں ۹۹ - ۱۰۱، خلاصہ التواریخ ص ۴۰ - ۴۱، مفارح التواریخ ص ۱۱۵، خرمشا الاصفیا

W.C. ۵۵ K.C. pp. 137 - 141

۲/ ص ۳۱۰

۵۴ پہلی کا یہ وہ پہل ہے جو نظام الدین بستی اور جوگلی یا شاہی ہو سٹل کے مابین ہے گربعدیں دہلی
 قلعہ کے نیچے کھڑی کی جاتی تھیں۔ اور مابعدی جامع مسجد کے نیچے جہاں شیعہ کا پیر تھا اور چونکہ غدر میں وہاں
 کے تمام مقامات مسمار کر دیے گئے تھے اور وہ علاقہ میدان بنا ہو گیا تھا۔ لہذا اس میدان میں تیرے
 کھڑے کئے جاتے تھے۔ پھر مکین پور کے لئے روانہ ہوتے تھے۔ ہفت قلمز ص ۲۵، اتر پردیش میں
 قلمز کے قریب یہ مقام واقع ہے۔ تاریخ جہار گانش محمد شاہی ص ۳۶ ب

۵۵ میوات - صوبہ ہریانہ میں ایک علاقہ ہے جو میوات کہلاتا ہے اور وہاں کے مسلمان

کوئی پردے سے تھی چہرہ دکھائی
کوئی چلتی اُتر اُٹھیلیوں سے
جہاں ملتا کہیں پانی کا منبع،
کنویں پریوں نظر آتا ہر ایک ماہ
کوئی لیتا مٹھائی اور کوئی پان
کوئی انچل سے اپنا منہ چھپاتی
کوئی شربت کوئی سا تو بناتا
کوئی بیٹھا کہیں کوئی پڑا تھا
پر زرادوں میں تھے باہم اشارات
پہنچتے آگے جب منزل سرشام
ملنگ فقیروں کے حرکات و سکنات اور حاحمندیوں کی حالت

ڈھالی داں کھڑی کرتے تھے چھڑیاں
رہا دہ حاجتی مائل تھے سب سے
دیا باقی سرشب روز کرتے
ملنگوں کو جو دیکھا تو عجب حال
ربانے رُفلیاں بجتی ہیں پیہم
پڑھاتا ریڑی کوئی کوئی بھول
کوئی بجا کوئی کرتا دعائیں ۱۰۰!

لے چراغِ تہی۔ لے ایک قسم کے آزاد فقیر بڑھ دلی بجا اور گارانتے

پہنسلہ۔ ملنگ، فقیروں کا ایک خاص وضع سے ہل ہل کر ناچا کودنا اور شور و غل کرنا۔
لے چند دیا سلفی یا حقے کا ایک لمبا کش گانا۔ ۵۵ سلام کرنا

دیئے تھے وہ کہ دعوت کے چراغاں
ہوئی تھی جمع و ان جنس پرستان
مثالِ بنید مجنوں ہر چھڑی تھی،
کہ اس کے گرد ہر سیلا کھڑی تھی،
وہ نیزے تھے کہ یا بدبتاں تھے،
کہ سجدے میں جن آگے اُن جاں تھے،
وہ چھڑیاں تھیں کہ تھیں مزرگانِ دلدار
و یا تھے پیر کے نیزے نمودار
سیہ نیزوں کا ہے از بسکہ دستور
چراغوں میں وہ تھے شبِ نور
سیاہی یوں بھلی لگتی تھی سب کو
کہ گویا زلفِ تھی بکھری وہ شبِ گہ

زیارت مزارات بزرگانِ دین | ہندوستان کا کوئی ہی ایسا قسمت شہر یا قصبہ یا گاؤں ہوگا جس میں کسی نہ کسی صوفی بزرگ نہ ہو۔ ان بزرگوں کو بالعموم مخدوم صاحب کہا جاتا ہے اور اس ولایت کا دانی سمجھا جاتا ہے اور بعض لوگ تو اس قصبے کی آبادی کو ان کے قدموں کی برکت کے باعث سمجھتے ہیں۔ اور ان کی کراستوں اور معجزوں کے دفتر محفلوں اور مجلسوں میں بیان کئے جاتے ہیں۔

مزارات پر زائرین کا طرزِ عمل ہندوؤں کے اثر کا نتیجہ تھا جس طرح وہ لوگ دیوی دیوتاؤں سے اپنی حاجتوں کی بارآوری کی استدعا کرتے ہیں۔ مندروں میں جا کر نذر و نیاز دے کر چڑھا دے پڑھاتے ہیں۔ اس طرح مسلمان زائرین بھی مزاروں پر جا کر نذر پڑھاتے ہیں اور منتیں مانتے ہیں۔ قاتحہ اور تندر کے کھانے مخصوص قسم کے ہوتے ہیں اور کچھ مخصوص لوگوں کو ہی یہ کھانا کھلایا جاتا ہے۔ سید اسماعیل شہید لکھتے ہیں کہ اس طعام کے عرب کا حاصل ہندوؤں کے ساتھ مشابہت پیدا کرنے کے بغیر اور کچھ نہیں ہے۔ کیوں کہ اکثر اوقات وہ دالوں اور غلوں اور طعام کے انجاس کی پرستش کرتے ہیں اور کھانے والوں

لے کسی پیر کے جھنڈے لے کر آئے تفصیل ملاحظہ ہو۔ مجموعہ شذوایات میر حسن دہلوی (گلزارِ ارم) ص ۱۳۷-۱۳۸۔ اس سلسلے کے بارے میں دیکھئے۔ اقباسِ وقائع برائے (ادبِ نیش کاخ میگزین، نومبر ۱۹۱۹ء) ص ۱۱۲، خلاصۃ التواریخ ص ۲۱، سنگمہ رشتی ص ۲۲، دستانِ مذاہب ص ۲۱۵-۲۱۶، میرۃ الاصطلاح ص ۸۸، نصیحتۃ المسلمین ص ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸،

کے لئے قید لگانی یعنی ایک کو کھانے سے منع کرتے اور دوسرے کو اس کی اجازت دیتے تھے۔
نذر و نیاز کی رسم اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ کھانے اور دوسرے اشیائے خور سے
گذر کر جانوروں کی نیاز پڑھانے لگے تھے۔

عورتوں میں بالخصوص اور مردوں میں بالعموم گور پرستی کا عام رواج تھا۔ سلطان
فیروز شاہ تغلق نے فتوحات فیروز شاہی گور پرستی کا ذکر کرتے ہوئے بھی لکھا ہے کہ اس نے
بحکم شاہی عورتوں کا خزاں پر جانا بند کر دیا تھا۔ مگر سلطان بذات خود بزرگوں کے خزاں
پر حاضری دیتا تھا اور ان سے استمداد کی درخواست کرنا تھا۔

عوام میں گور پرستی کی دبا اس بُری طرح سے پھیل چکی تھی کہ انھیں بزرگ اور غیر بزرگ کی
تمیز تک نہیں رہی تھی مثلاً سلطان علاء الدین خلجی ایک جاہل مطلق سلطان تھا۔ جمعہ کی نماز
نہ پڑھتا تھا۔ پھر بھی لوگ اس کی وفات کے بعد اسے ولی اللہ سمجھنے لگے اور اس کی قبر پر پنتوں
کے ڈورے باندھنے لگے۔ بقول بکری۔

”برکرامت او حمل می کردند و سخنان اورا کہ در برآمد مہات ملکی و در فتح و نفرت لشکر
از زبان او بیرون آمد سے بر کشف و کرامت او تصور می کردند“ لکھ (ریہ باتیں) اس کی کرامت
پر محمول کی گئیں اور مہات ملکی اور شکر کی کامیابی کے سلسلے میں جو بات اس کی زبان
سے نکلتی تھی اس کے کشف و کرامت کا نتیجہ سمجھتے تھے۔

اس ضمن میں حمید قلندر کا بیان بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ حضرت شیخ نصیر الدین چراغ
دہلوی کی موجودگی میں گفتگو ہو رہی تھی۔ ایک شخص نے کہا کہ لوگ اس کی قبر پر زیارت کو
جاتے ہیں اور اپنی مراد کی ریسماں باندھتے ہیں اور ان کی حاجتیں پوری ہو جاتی ہیں۔ بندہ کو
اس موقع پر ایک قصہ یاد آیا۔ وہ بیان کیا۔ انہی دنوں میں بندہ سلطان علاء الدین خلجی کے

مرابط مستقیم (مطبوعہ دیوبند) ص ۶۵ ۵۴ ۲۵

عقیف تاریخ فیروز شاہی (۱-ت) ص ۵۴-۵۵-۲۳۱ ۵۴ تاریخ فیروز شاہی
ص ۲۲۴

مزار کی زیارت کے لئے گیا تھا۔ نماز کے بعد زیارت کی اور وہاں پہنچا جہاں لوگ کلاوہ باندھتے ہیں اگرچہ میری کوئی حاجت نہ تھی۔ لیکن میں نے اپنے دستارچہ میں سے ایک ڈورا کھینچا اور وہاں باندھ دیا۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص پکارتا رہا ہے کہ وہ کون ہے جو سلطان علاء الدین کی قبر پر کلاوہ باندھ گیا ہے۔ اس کے چند بار پکارنے پر میں اُگے بڑھا اور کہا میں نے باندھا ہے۔ کہا: تیری کیا حاجت ہے۔ بیان کر۔ میں نے کہا میری کوئی حاجت نہیں ہے۔ کیا بیان کروں؟“ لہ

حالات کہ سلطان فیروز شاہ تغلق نے گورپستی کے تدارک کی پوری کوششیں کیں مگر وہ اس کام میں ناکام رہا۔ دور مغلیہ میں گورپستی کے عقیدے کو بے حد تقویت ملی۔ کیوں کہ شاہان مغلیہ بزرگان دین سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔ شیخ سلیم حشتیؒ لہ کی دعا کی برکت سے اکبر بادشاہ کے حرم میں لڑکا تو ضرور پیدا ہو گیا مگر عوام پر اس کا اثر بہت زیادہ ہوا۔ اور لوگوں کو یقین ہو گیا کہ ان بزرگوں کی برکت سے اولاد بھی ہو سکتی ہے۔ اور وفات کے بعد بھی ان کی کرامات اپنا اثر رکھتی ہیں۔ علاوہ ازیں اکبر بادشاہ جوش عقیدت میں برہنہ پا اور پیادہ خواجہ معین الدین حشتی کے مزار کی زیارت کے لئے اگر سے اجیر جایا کرتا تھا۔ عوام اور امر اونے بھی اس کی تقلید میں یہ عمل شروع کر دیا تھا۔ جہانگیر بھی بزرگوں کے مزار پر حاضری دیتا تھا۔ شاہ جہاں اپنی دینداری اور دین پروری اور مذہبی جوش میں اکبر اور جہانگیر سے کہیں زیادہ سخت تھا۔ لیکن یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی جب لگاتار کئی لڑکیاں اس کے حرم میں پیدا ہوئیں اور لڑکے کی ولادت کی اُمید نہ رہی تو اولاد زرنہ کی خواہش نے اسے اس بات پر مجبور کر دیا کہ وہ کسی بزرگ کے مزار پر جا کر اپنی زلی ملر کی تمکین کی درخواست کرے۔

۱۔ خیر المجاس (ات ۲) ص ۲۴۱-۲۴۲ ۲۔ خزینۃ الاصفیاء ص ۴۳۲-۴۳۶

بدایونی (ات ۲) ص ۵۶۸ ۳۔ بدایونی (۱-ت) ص ۳۹۲ ۴۔ ایضاً ص ۳۸-۴۵